بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۳ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۷ امان ۱۳۶۳ھش ۷ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ امان/مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔ کل رات بلڈ پریشر بہت زیادہ ہوگیا تھا۔ جس کی وجہ سے زبان پر بھی اثر ہوا۔ اب بلڈ پریشر کسی حد تک قابل ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

● محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے استاذ الجامعہ کی بائیں آنکھ میں (جس پر ۳ مارچ کا حملہ ہوا تھا) چند روز سے سرخی اور سوزش بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے نظر بہت کمزور ہو کر دھندلی ہوگئی ہے اس آنکھ میں کچھ عرصہ قبل Tension بہت زیادہ ہوگئی تھی ۴۲ تک پہنچ گئی تھی اس میں اب فرق ہے ادویہ کے استعمال سے اب ۲۰ رہ گئی ہے۔ مگر ان ادویہ سے از حد ضعف ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سانس کی تکلیف بھی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آنکھ کی بینائی مکمل طور پر اپنے فضل سے بحال فرمائے۔ آمین!

● برادرم مکرم مطیع الرحمان صاحب آف ڈنمارک کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز عزیزم نعمت الرحمان شیخ کے گلے میں گلٹی ہے۔ جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ علاوہ ازیں۔ عزیزم نے نیا کاروبار شروع کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو شفا عطا فرمائے اور عزیزم کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

(اہلیہ مطیع الرحمان اہلیہ مکرم شیخ عبد المنان صاحب (واقفِ زندگی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے ہرگز کسی کو نور حاصل نہیں ہوگا:

لوگوں کو اب تک اس نبیؐ کی عظمتیں معلوم نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا اور اسی نے اس آخری زمانہ کے لئے مجھے مسیح موعود کیا اس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے اور اس نے میرے ساتھ ہمکلام ہو کر مجھے بتلایا کہ وہ نبیؐ جس نے قرآن پیش کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ سچا نبی ہے۔ اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے نجات ہے اور بجز اس کی متابعت کے ہرگز ہرگز کسی کو کوئی نور حاصل نہیں ہوگا۔ اور جب میرے خدا نے اس نبی کی وقعت اور قدر اور عظمت میرے پر ظاہر کی تو میں کانپ اٹھا اور میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا کیونکہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیحؑ کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے یہانتک کہ ان کو خدا بنا دیا۔ اسی طرح اس مقدس نبیؐ کا لوگوں نے قدر شناخت نہیں کیا۔ جیسا کہ حق شناخت کرنے کا تھا۔ اور جیسا کہ چاہیئے لوگوں کو اب تک اس کی عظمتیں معلوم نہیں۔ وہی ایک نبی ہے جس نے توحید کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا۔"

(اشتہار منسلکہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱۷)

دوسرا آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام ۵۔۶۔۷ اپریل کو آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ کبڈی کے تمام کھلاڑی اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ اپنی اپنی ٹیم کے اسماء پندرہ مارچ تک بھجوا دیں امراء اضلاع کی خدمت میں بھی خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (صدر کبڈی مجلس صحت مرکزیہ)

خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ میں شادی کی مبارک تقریب

مکرم سید شعیب احمد صاحب ابن محترم سید محمود احمد صاحب ناصر کی شادی مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۴ء کو عزیزہ درثمین احمد صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب سے انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے گھر منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم شمولیت فرمائی۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز احاطہ دفتر خلافت میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کرایا۔ جس میں اہل ربوہ اور خواتین کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔ دعوتِ ولیمہ میں بھی حضور ایدہ اللہ نے شرکت فرمائی۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم سید شعیب احمد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا مدظلہا کے نواسے اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے پوتے ہیں اور عزیزہ درثمین احمد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی نواسی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کے نکاح کا اعلان اپنے وصال سے چند روز قبل (۱۰ مئی ۱۹۸۲ء) کو بہت سی دعاؤں کے ساتھ مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا تھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہر لحاظ اور ہر پہلو سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خاص دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا..... یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اس خدا کی..... ...(ہیں) جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۵۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

۷ امان ۱۳۶۳ ہش

حق کے بتدریج ظاہر ہونے والے غلبہ

کا

آخری مرحلہ

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت رہی ہے کہ جب بھی لوگ اس کی نازل کردہ ہدایت کو ترک کر کے اس ہدایت کے نام پر ہی اپنے خود ساختہ نظریات اور رسوم و رواج کو حق گردان کر ان کی پیروی شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح گمراہی کے راستہ پر چل کر بالآخر ہدایت سے یکسر دور جا پڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو مبعوث فرما کر اس کے ذریعہ اپنی نازل کردہ ہدایت کو از سر نو زندہ کر دکھاتا ہے۔ جب وہی صداقت اپنی اصل شکل میں دوبارہ لوگوں کے سامنے آتی ہے۔ تو وہ اپنے خود ساختہ نظریات اور رسوم و رواج کے بالمقابل جنہیں وہ حق سمجھنے کے خوگر ہو چکے ہوتے ہیں اس صداقت کو باطل قرار دے کر نہ صرف ٹھکرا دیتے ہیں بلکہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہو کر اسے مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

اس وقت حق اور باطل کے درمیان ایک زبردست آویزش شروع ہو جاتی ہے۔ اس آویزش کا ایک خاص پہلو یہ ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ہوتی تو حق اور باطل کے درمیان آویزش ہے لیکن دونوں کے علمبردار اپنے آپ کو اہل قرار دے کر ایک دوسرے کو باطل کے طرف دار گردان رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل کا طرف دار اپنی ایک غیر مبدل سنت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(الشوریٰ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو اپنے کلام کے ذریعہ سچا کرتا ہے۔ وہ دلوں کے سب بھید جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ باطل کو اس امر کے باوجود مٹاتا ہے کہ اہل باطل بلحاظ تعداد اور بلحاظ قوت بہت زوروں پر ہوتے ہیں اور نظر یہ آ رہا ہوتا ہے کہ وہ حق کو جسے وہ اپنی دانست میں باطل سمجھ رہے ہوتے ہیں مٹا کر رکھ دیں گے اور حق کو اس امر کے باوجود غالب کرتا ہے کہ اہل حق تعداد میں بہت تھوڑے اور انتہائی کمزور اور بے بضاعت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ باطل کو یکدم مٹا کر حق کو فی الفور ہی غالب نہیں کرتا بلکہ وہ اہل باطل کو پورا موقعہ دیتا ہے کہ وہ حق کو مٹانے کی کوشش کے دوران اپنا پورا زور لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس کے باوجود ہوتا یہی ہے کہ بالآخر باطل مٹ کر اور حق غالب آ کر رہتا ہے لیکن محو و اثبات کی یہ سارا عمل رفتہ رفتہ ظاہر ہو کر ایک طویل عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

ہوتا یہ ہے کہ اہل باطل کی (جو تعداد اور قوت و اقتدار میں بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں) تمام تر کوششوں اور منصوبہ بندیوں کے باوجود رفتہ رفتہ زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل رہی ہوتی ہے۔ کیونکہ خود انہی میں سے لوگ آہستہ آہستہ حق کی سچائی کے قائل ہو کر اہل حق میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اضافہ خواہ کتنا ہی خفیف اور غیر محسوس کیوں نہ ہو یہ ایک حقیقت ہے کہ اہل حق کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہوتی ہے اور اہل باطل کی تعداد اسی نسبت سے کم ہو رہی ہوتی ہے۔ ایک طرف مسلسل کمی اور دوسری طرف مسلسل بیشی کا یہ عمل آشکار کر رہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت کے بموجب باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کی سچائی کو ظاہر کر کے اسے رفتہ رفتہ غالب کر رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اہل باطل میں مسلسل رونما ہونے والی اس کمی اور اس کے منطقی نتیجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(الانبیاء آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کے سازوسامان کچھ زیادہ مدت تک دیئے رکھے ہیں۔ لیکن کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم (ان کی) زمین کو اس کی تمام اطراف سے کاٹتے (اور) کم کرتے چلے آ رہے ہیں؟ کیا پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ بالآخر وہی غالب آئیں گے؟

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اگرچہ حق و باطل کی اس آویزش میں مخالفین حق کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہوتی ہے لیکن وہ اپنی اکثریت کے گھمنڈ کی بناء پر اسی وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ حق کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہر بڑھنے والا دن ظاہر کر رہا ہوتا ہے کہ مخالفین حق کے قدم اکھڑ رہے ہیں اور اہل حق کے قدم نئی نئی زمینوں اور علاقوں میں جمتے جا رہے ہیں اور مشرق و مغرب میں ان کی پیش قدمی جاری ہے۔ اس کے باوجود مخالفین حق کا یہ مغالطہ کہ وہ غالب آ کر رہیں گے دور نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ بالآخر وہ وقت آ جاتا ہے کہ غلبۂ حق کے آثار نمایاں ہو کر سامنے آ جاتے ہیں اور خدا کا ایک ہی ہاتھ ان کی سب تدبیروں کو باطل کر کے رکھ دیتا ہے جس کے نتیجہ میں باطل بھاگ جاتا ہے اور حق پورے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

دل میں سمایا، روح میں ڈوبا
لب پہ بھی آیا، الحمد للہ
وہ کوئے جاناں، وہ روئے جاناں
ہم نے بھی دیکھا، الحمد للہ

سُنّتِ نبویؐ تھا داغِ ہجرت
اے خاکِ ربوہ! الحمد للہ

دھوپ میں تپتی پیاسی زمیں پر
پھر ابر برسا الحمد للہ

ظاہر بھی جنّت، باطن بھی جنّت
الحمد للہ، الحمد للہ

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکھرام شاتم رسولؐ کا انجام

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دُعا

صداقتِ اسلام کا ایک چمکتا نشان

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے
نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

لیکھرام کون تھا:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اختصار کے ساتھ یہ بتا دیا جائے کہ لیکھرام کون تھا۔ اس بارہ میں جو کچھ بیان کیا جائیگا وہ خود آریوں کی طرف سے شائع کردہ کتابوں سے ماخوذ ہے۔ وہ کتابیں ہیں۔ "دھرم ویر پنڈت لیکھرام" (ہندی) مصنفہ انوبھوانند۔ آنند" اور "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس" (ہندی) شائع کردہ بھیم سین ودیا النکار۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

لیکھرام کے آباء واجداد کھوٹہ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ لیکھرام کا دادا مہتہ نارائن سنگھ کے باپ مہتہ پردھان (لیکھرام کا پردادا) کی شادی سید پور تحصیل چکوال میں ہوئی تھی۔ وہ اپنا آبائی وطن چھوڑ کر سید پور میں ہی آ بسے تھے۔ اس کا شجرۂ نسب اس طرح ہے:-

مہتہ پردھان
↓
مہتہ نارائن سنگھ
↓
تارا سنگھ — گنگا رام (بھیم سین نے گنڈا رام لکھا ہے)
↓
لیکھرام — طوطا رام — مالک رام — یا یا دتی

لیکھرام کے چچا گنگا رام (یا گنڈا رام) نے جو پشاور پولیس میں ملازم تھا۔ لیکھرام کو پڑھانے کے لئے اپنے پاس پشاور میں بلا لیا۔ لیکھرام اپنے استادوں کو اتنا تنگ کیا کرتا کہ کوئی بھی استاد اسے پڑھانے کے لئے رضامند نہ ہوتا۔ کئی استادوں کے پاس اسے بھیجا گیا۔ مگر یہ تعلیم حاصل نہ کر سکا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے چچا کا پشاور سے تبادلہ ہو گیا اور لیکھرام کو واپس اپنے گاؤں آنا پڑا۔ جہاں اسے پھر اپنے دیہاتی سکول میں داخل کرا دیا گیا۔ اس جگہ یہ اپنے استاد۔ منشی تلسی داس کی کٹیا میں رہتا اور رات دس بجے تک بہارِ دانش کا مطالعہ کیا کرتا۔ چچا نے اسے ۱۷ سال کی عمر میں پولیس میں بھرتی کرا دیا۔ -/۲۵ روپے ماہوار تنخواہ اور ایک روپیہ ترقی ۲½ سال بعد ہوتی۔ دورانِ ملازمت ایک سکھ سپاہی کے زیرِ اثر گیتا کا پاٹھ کرتا۔ ماتھے پر تلک لگاتا۔ ہاتھ میں مالا رکھتا۔ کرشن لیلائیں دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ نوکری چھوڑ برندابن جانے کا ارادہ کر لیا۔ ویدانت مذہب اختیار کر لیا۔ ماں نے اس کی شادی کر دینا مناسب سمجھا مگر اس نے شادی کرانے سے انکار کر دیا۔ اس کی منگیتر کی شادی اس کے چھوٹے بھائی طوطا رام سے کر دی گئی۔ منشی گھنیا لال کی کتابوں سے دیانند سرسوتی سے تعارف ہوا۔ ویدانت دھرم ترک کر کے دیانند سرسوتی کا عقیدتمند ہو گیا۔ پشاور میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ ان دنوں اس کو "لیکھو" کے نام سے پکارا جاتا۔ وہاں مائی رنجی کی سرائے میں رہتا تھا۔

سوامی دیانند سے ملاقات:

مئی ۱۸۸۰ء میں ۴½ سال ملازمت کرنے کے بعد ایک ماہ کی رخصت لے کر سوامی دیانند سے ملنے اجمیر گیا۔ دیانند سرسوتی نے اسے دو نصیحتیں کیں۔ ایک یہ کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہ کرنا۔ دوم یہ کہ دوسرے لوگوں کو شدھ کر کے اپنے دھرم میں داخل کرنا۔

سوامی دیانند صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد آریہ مذہب کے پرچار کی طرف توجہ دی۔ پشاور سے "دھرم پرچارک" نام ماہوار رسالہ جاری کیا۔ مگر مالی تنگی کی وجہ سے جاری نہ رکھا جا سکا۔ چچا سے مالی امداد طلب کی مگر اس نے انکار کر دیا۔

پشاور میں سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر کرسٹی سے اس کے دوستانہ مراسم تھے وہ اپنے ڈپٹی ریڈر وزیر علی سے اس کے مباحثے کراتا رہتا۔ مسٹر کرسٹی کا پشاور سے تبادلہ ہو گیا۔ ادھر لیکھرام کو بھی پشاور سے باہر تھانہ صوابی میں بھیج دیا گیا۔ ایک انسپکٹر نے تھانے کا معائنہ کیا۔ اس نے احکام کی خلاف ورزی کی رپورٹ کر دی۔ جس پر محکمہ نے لیکھرام کو چھ ماہ کے لئے ڈی گریڈ کر دیا اور تھانہ کاوخان میں اس کا تبادلہ کر دیا۔ وہاں اس نے بحث و مباحثے شروع کر دیئے۔ رپورٹ پر اس کا ایک درجہ اور گھٹا کر پشاور میں لائن حاضر کر دیا گیا لیکھرام کو نوکری راس نہ آئی اور استعفیٰ دے دیا۔

براہین احمدیہ کا مطالعہ:

جب یہ صوابی میں تھا تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "براہین احمدیہ" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے اس کا جواب سماج کے رجسٹروں پر ہی لکھنے کی مشق شروع کر دی۔ نوکری چھوڑنے کے بعد گورداسپور آریہ سماج کے جلسہ میں یہ مسودہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کی ہاتھ سے نقلیں کرا کے لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔

اکتوبر ۱۸۸۳ء میں سوامی دیانند کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ۴½ سال بعد سبھا کے فیصلہ کے ماتحت دیانند صاحب کے حالاتِ زندگی جمع کرنے کا کام لیکھرام کے سپرد کیا گیا۔ اس غرض کے لئے اس نے ملک کے طول و عرض کا سفر کیا۔ ۱۸۹۳ء میں رشی جیون کی ریسرچ کا کام ختم کر کے اس کی جائے پیدائش کی تعیین کر کے ایک ماہ کی چھٹی لے کر اپنے گاؤں کہوٹہ گیا۔ مری کے پاس بھن نام ایک گاؤں کی ایک لڑکی لکشمی دیوی سے شادی کر لی۔

"لکشمی دیوی کب اور کہاں پیدا ہوئیں۔ ان کے والدین کے نام کیا تھے۔ اس نے بچپن میں کس طرح پرورش پائی۔ وغیرہ سوالات ہیں جن کے جوابات ڈھونڈنے سے ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہو سکتا۔"

(دیباچہ کلیات از منشی رام)

لیکھرام کا قتل:

حسبِ تحریر مصنف "دھرم ویر پنڈت لیکھرام" ۵ فروری ۱۸۹۷ء کو ایک شخص لالہ ہنسراج پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور کے پاس پہنچا اور لیکھرام کے بارے میں دریافت کیا۔ اگلے دن اس شخص کو کالج ہال کے اندر گھومتے ہوئے دیکھا گیا۔ معلوم ہوا پنڈت لیکھرام کی تلاش میں ہے پنڈت جی سے ملاقات کی اور کہا "میں کچھ دن پہلے ہندو تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ مگر اب پھر دوبارہ اپنے اصلی مذہب میں آنا چاہتا ہوں۔"

پنڈت جی نے کہا۔ "اچھی بات ہے۔ میں تجھے ضرور ہی شدھ کروں گا۔"

اس شخص کا ڈیل ڈول عام لوگوں کی نسبت کچھ چھوٹا تھا۔ رنگ کالا۔ چہرہ پر ماتا کے داغ۔ ناک بیٹھی ہوئی۔ سر کے بال چھوٹے چھوٹے۔ آنکھیں اندر کی طرف گھسی ہوئیں۔ عمر لگ بھگ ۲۵ سال کی تھی۔ لیکھرام اس شخص کو اپنے ساتھ لئے پھرتا۔ لوگ پنڈت جی کو خبردار کرتے کہ مسلمان آپ کو مصائب میں ڈالنے کی فکر میں ہیں موقعہ پا کر اپنا کام کرنے سے نہیں چوکیں گے مگر پنڈت جی پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ پنڈت جی نے اس اجنبی کا پتہ ٹھکانا بھی نہ پوچھا اور اپنے پاس رہنے کی اجازت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے دی۔ کئی لوگوں نے اس کا اتہ پتہ لگانے کی کوشش بھی کی مگر اس نے کبھی کسی کو صاف جواب نہ دیا۔ اپنے آپ کو بنگالی بتاتا۔ مگر بنگالی زبان کا ایک حرف بھی نہ جانتا تھا۔ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ پٹنہ یا بھاگلپور کے آس پاس کا ہوگا۔ مگر شکل دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی بوچڑ ہے۔

یہ شخص مسلسل پنڈت جی کے ساتھ رہتا۔ دو تین بار پنڈت جی کے مکان پر کھانا کھاتے بھی دیکھا گیا۔ دن کو پنڈت جی کے ساتھ مگر رات کہاں رہتا یہ اس کا کسی کو بھی علم نہ تھا۔ پندرہ سولہ دن سایہ کی طرح پنڈت جی کے ساتھ رہا۔ رات کو وہاں رہتا جہاں پنڈت جی کو قتل کرنے کی مجلسیں ہوا کرتیں۔

یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت جی ملتان آریہ سماج کے جلسہ پر گئے۔ ۸ مارچ کے بعد سکھر جانے کا تار آیا۔ مگر موت سر پر کھڑی ہنس رہی تھی۔ وہاں پلیگ کی وجہ سے ملتان والوں نے جانے سے روک دیا۔ کیا خبر تھی کہ جس کو موت سے بچا رہے ہیں وہ سیدھا موت کی طرف جا رہا ہے۔ ایک ظالم بوچڑ کے ہاتھ میں دیا جا رہا ہے۔

(دھرم ویر پنڈت لیکھرام (ہندی) ص ۵۶)

اس کے بعد مظفر گڑھ جانے کی تیاریاں کی گئیں مگر وہاں کا جانا بھی پتہ نہیں کیوں ملتوی ہوا۔ موت سے گھرا ہوا۔ ۶ مارچ کی دوپہر کو لاہور پہنچا ۵ مارچ عید کا دن تھا۔ قاتل نے اس دن پنڈت جی کے دفتر اور اسٹیشن کے ۲۰ چکر لگائے ہوں گے۔ ۶ مارچ کو علی الصبح پنڈت جی کے مکان پر پہنچا مگر پنڈت جی ابھی لاہور نہیں پہنچے تھے اس نے من ہی من میں بل کھاتا رہا۔ وہ پھر سبھا کے دفتر میں گیا۔ ۲ بجے کے لگ بھگ وہ پھر سبھا کے دفتر میں گیا۔ پنڈت جی اس وقت تک آ چکے تھے۔ گلی کی طرف منہ کر کے ایک کھڑکی میں بیٹھ گیا۔ مگر اس دن وہ بنوب چوکنا جان پڑتا تھا اور ٹھہر ٹھہر کر تھوکتا اور گھومتا تھا۔ سبھا کے منیم نے کہا۔

"پنڈت جی یہ جگہ خراب کرتا ہے۔"

پنڈت جی بولے "بھائی رہنے دو تمہارا کیا بگاڑتا ہے۔"

اس دن وہ معمول کے خلاف اپنا سارا جسم کمبل سے ڈھکے ہوئے تھا۔ سبھا سے چلتے وقت کانپ سا گیا۔ پنڈت جی نے پوچھا۔ "بخار تو نہیں ہے؟"

دھیرے سے بولا۔ "ہاں کچھ درد بھی ہے۔"

پنڈت جی اس کو ڈاکٹر دشنو داس کے پاس لے گئے۔ اس نے نبض دیکھ کر کہا۔ "بخار و خار تو کچھ نہیں معلوم ہوتا اگر درد ہے تو پلستر لگا دیا جائے۔"

اس نے سوچا کمبل اتارنا پڑے گا کہیں بھید نہ کھل جائے۔ کہنے لگا۔ "لگانے کی نہیں کھانے یا پینے کی دوائی دلوا دیجئے۔"

پنڈت جی نے بزاز کی دکان سے کپڑا لیا۔ اور پسند کرانے کے لئے اس قاتل کے ہاتھ ماتا جی کے پاس بھیجا۔ اس کے چلے جانے کے بعد بزاز نے کہا:۔

"پنڈت جی! کیسا بھیانک منشیہ ہے جسے آپ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔"

آریہ پتی ندھی سبھا کے اتہاس ص ۲۰۱

پھر لکھا ہے:۔

"بزاز نے ساودھان (خبردار) کیا کہ یہ بھینکر آکرتی (مہیب شکل) کا منشیہ مرتیو کی مورتی پرتیت ہوتا ہے۔ (موت کی تصویر دکھائی دیتا ہے)

مگر اس کی شدھی کی دھن میں مست پنڈت جی نے جواب دیا۔

"بھائی۔ ایسا مت کہو۔ یہ دھرماتما آدمی ہے۔ شدھ ہونے آیا ہے۔"

پنڈت جی کھلے میدان میں چارپائی ڈال کر سوامی دیانند کے سوانح حیات کو ترتیب دینے کے کام میں لگ گئے۔ ان کی دائیں طرف ایک پڑی ہوئی کرسی پر وہ قاتل بیٹھ گیا۔ شام کے قریب ۶ بجے جیون داس اور کیدار ناتھ پنڈت جی کے مکان پر آئے اور اگلے اتوار کے لئے لکچر کا وعدہ لے کر چلے گئے۔ ماتا جی رسوئی میں لگی ہوئی تھیں۔ لکشمی جی دوسرے کمرہ میں بیٹھی پڑھ رہی تھیں۔ قاتل نے کہا۔ اب دیر ہو رہی ہے۔ تم بھی آرام کر لو۔ مگر قاتل نہ ہلا۔ کوئی دس منٹ بعد ماتا نے چوکے میں سے آواز دے کر کہا۔ "پتر لیکھرام۔ تیل نہیں آیا۔"

ماتا کی آواز سن کر کاغذ میز پر رکھنے کے بعد انگڑائی لیتے ہوئے بولے۔

"اوف۔ آہ۔ بھول ہی گیا۔"

اس وقت انگڑائی لیتے ہوئے پنڈت جی نے ایسے ڈھنگ سے چھاتی تانی گویا وہ قاتل اسی کی انتظار کر رہا تھا۔ قاتل نے ایک دم تیز چھری پنڈت جی کے پیٹ میں گھسیڑ دی۔ اور اسے ایسے گھمایا کہ آنتڑیاں گھاؤ پیٹ سے اندر ایک دم ہو گئیں۔ اور انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ قاتل لڑکھڑاتا سیڑھی تک جا پہنچا وہ اپنا کام کر چکا تھا۔ بھاگنے کی فکر میں تھا۔ قبل اس کے کہ وہ دوسرا وار کرتا۔ بیوی نے پنڈت جی کو رسوئی کی طرف کھینچا۔ قاتل نے اپنی خونی آنکھیں دکھاتے ہوئے دوبارہ پیچھا کیا۔ اندر سے ماتا جی بھی نکل آئیں۔ اس نے ماتا جی کو بیلن کی دو تین چوٹیں کر دیں۔ وہ بے ہوش ہو کر انھیں پر گر پڑیں۔ اتنے میں قاتل سیڑھیوں سے اتر کر نہ جانے کدھر غائب ہو گیا۔ (ص ۶۱)

"آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس" ص ۲۰۲ پر لکھا ہے:۔

"یہ جا۔ وہ جا۔ آن کی آن میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔"

پنڈت جی نے انتڑیاں ایک ہاتھ سے دبا رکھی تھیں۔ خون کا دھارا بہہ رہا تھا۔ دریافت کرنے پر بتایا۔

"وہی دشٹ (جو پہلے دھرماتما تھا) جو شدھ ہونے آیا تھا۔ مار گیا۔ ڈاکٹر کو بلاؤ۔ شیگھر (جلدی) بلاؤ۔"

چارپائی پر ڈال کر ہسپتال لے جایا گیا میز پر لٹا دیا گیا۔ کہنے لگے:۔

"کیا میں اچھا ہو جاؤں گا؟"

کیا بھیانک نظارہ تھا وہ۔ انتڑیاں ہاتھ سے دبائی ہوئیں خون کا دھارا بہہ رہا تھا ماتا بے ہوش زمین پر پڑی تھی۔ سب پر خوف طاری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی میں یہ بیان فرمایا تھا کہ یہ شخص عذاب شدید میں مبتلا ہوگا۔ وہ عذاب معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی سیبت رکھتا ہوگا۔ چھری لگنے کے پونے دو گھنٹے بعد ڈاکٹر پیری آئے۔ انتڑیوں کو ٹانکے لگانا شروع کیا۔ انتڑیوں کے آٹھ ٹکڑے اور کئی چھوٹے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر پیری نے کہا:۔

"اگر بچ گیا تو معجزہ ہوگا۔"

رات ۲ بجے پنڈت جی کے طور بدل گئے دو بار ہاتھ زور سے مارے اور ہمیشہ کے لئے وداع ہو گئے۔

لیکھرام کا قاتل کون تھا؟

مصنف "دھرم ویر پنڈت لیکھرام" لکھتا ہے کہ:۔

"وہ پٹنہ بھاگلپور کے آس پاس کا رہنے والا تھا۔"

آریہ گزٹ لکھتا ہے:۔

"وہ شاہجہانپور کا ایک بوچڑ تھا۔"

مصنف کتاب مذکور نے قاتل کی شکل و صورت وضع قطع۔ حلیہ۔ عمر۔ عادات سب کچھ بیان کیا۔ ۱۵ فروری سے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء تک قاتل کی صبح و شام کی نقل و حرکت بقید وقت و تاریخ قلمبند کرتا رہا۔ لالہ ہنسراج کے پاس جانا۔ لیکھرام کے متعلق دریافت کرنا۔ اگلے دن کالج ہال میں گھومتے دیکھا جانا، معلوم کرنا کہ یہ پنڈت لیکھرام کو ڈھونڈھ رہا ہے۔ گھر۔ دفتر اور اسٹیشن کے ۲۰ کے قریب چکر لگانا۔ ڈاکٹر سے دوائی پلانا۔ بزاز سے کپڑا لے کر ماتا جی کے پاس بھیجنا۔ پنڈت جی کے گھر پر کھانا کھاتے دیکھا جانا۔ کھڑکی میں بیٹھ کر منہ باہر کی طرف کر کے بیٹھے دیکھتے رہنا۔ ۱۵ فروری سے ۹ مارچ تک کئی لوگوں کی نظروں میں اس شخص کا مشتبہ ہونا اس کا حلیہ سب کی نظروں میں چھا ہوا تھا اس کا جلد ہی تلاش کر لینا کچھ بھی دشوار نہ تھا۔ خواہ وہ ملک کے کسی بھی گوشہ میں چھپا ہوتا۔ اگر مصنف کتاب "دھرم ویر پنڈت لیکھرام" بجائے بیس بائیس سال بعد اپنی معلومات شائع کرنے کے انہیں دنوں اپنے چشم دید حالات۔ ایف۔ آئی۔ آر میں درج کرا دیتا تو یقیناً پولیس اسے بھی شامل تفتیش کر لیتی اور یقیناً کئی اور حالات بھی منظر عام پر آ جاتے۔ مگر باوجود ان سب واقعات کے اور بقول مسٹر کرسٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کہ:۔

"گورنمنٹ کو مدت سے معلوم تھا کہ پنڈت لیکھرام پر مخالفوں کی طرف سے ہر طرح کے حملے ہوں گے اور اس لئے پولیس کو خفیہ ہدایات دی تھیں کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں۔"

(کلیات آریہ مسافر ص الف)

باوجود ہمہ لیکھرام پر قاتلانہ حملہ ہو جانا اور قاتل کا نظروں سے غائب ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ یہ وہی قوی ہیکل مہیب شکل جس کے چہرے سے خون ٹپکتا تھا اور وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص تھا۔ گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے تھا۔ جس سے لوگ پنڈت جی کو خبردار کیا کرتے تھے جس کے متعلق بزاز نے پنڈت جی سے کہا تھا:۔

"کیسا بھیانک منشیہ ہے۔"

اور یہ کہ قوی ہیکل مہیب شکل کا آدمی ہے اور جسے "مرتیو کی مورتی" (موت کا دیوتا) کہا گیا۔

قاتل کون تھا؟ کہاں چلا گیا؟ واللہ اعلم بالصواب! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانیاں کرنے والے کی سزا دہی کے لئے جو بھی مامور تھا حکم کی تعمیل کر کے چلا گیا۔ یفعلون ما یؤمرون میں سے کوئی ایک ہوگا۔ جس کا تلاش کرنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکھرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی اس کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ لیکھرام نے لکھا تھا۔

"میں تمہاری پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں۔ میری نسبت جو چاہو شائع کر دو۔"

اور رب العرش خیر الماکرین سے اپنی نسبت نشان مانگا۔ اور نشان بھی فیصلہ کن مانگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پیشگوئی شائع فرما دی کہ چھ سال کے عرصہ کے اندر عذاب شدید میں مبتلا ہوگا۔ اور وہ دن عید کے ساتھ ملا ہوگا۔ اس کے بالمقابل لیکھرام نے لکھا:۔

"ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔"

اور لکھا کہ:۔

"جو کچھ احقر نے لکھا ہے حرف بحرف خدا تعالیٰ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔"

لیکھرام نے اللہ تعالیٰ پر عمداً جھوٹ باندھا۔

لیکھرام کی ناکام زندگی:

لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو کسی غیبی ہاتھ سے قتل ہوا۔ وہ شخص جس نے خدا کی طرف منسوب کر کے کہا تھا کہ تین سال کے اندر اندر تمہارا خاتمہ ہو جائے گا اس کا اپنا انجام یہ ہوا کہ:۔

تعلیم سے محروم رہا۔ پانچ سال کی ملازمت کے دوران دو دفعہ ڈی گریڈ ہوا۔ لائن حاضر کر دیا گیا۔ ملازمت سے بددل ہو کر استعفیٰ دے دیا۔ رسالہ جاری کیا۔ کہیں سے مالی امداد نہ مل سکی۔ رسالہ بند کرنا پڑا۔

۱۲ جون ۱۸۹۵ء کو چھوٹا بھائی طوطا رام کے مرنے کی خبر آئی۔ تو لکھا:۔

"حیرانی پر حیرانی ہے۔"

۴ مارچ ۱۸۹۶ء کو باپ مر گیا۔

۲۸ اگست ۱۸۹۶ء کو اکلوتا بیٹا جو اسے بہت پیارا تھا مر گیا۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو خود قتل ہوا۔

بیوی کو اس کے سسرال والوں نے طعنے دے دے کر پریشان کر دیا جس سے اسے لقوہ ہو گیا اور وہ بیچاری کسمپرسی کی حالت میں مر گئی۔ لیکھرام نے خیر الماکرین سے فیصلہ کن نشان مانگا تھا۔ چنانچہ فیصلہ کن نشان اسے دے دیا گیا۔ جو دوسروں کے لئے عبرت کا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ لیکھرام پر وہی چھری چلی جو زبان کی چھری آنحضرتؐ کی شان میں چلایا کرتا تھا۔ جس شخص نے کہا تھا کہ تین سال کے اندر تمہارا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ اور کوئی نام لینے والا بھی نہ رہے گا۔ خود اس کا اپنا تین سال کے اندر اندر مکمل خاتمہ ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کے بے جا دل دکھانے میں آریوں کے درمیان ایک طرح کی ترجیح دی تھی جن میں سب سے بڑھ کر لیکھرام تھا۔ اور اس کے بعد اندر من اور الکھ دھاری تھے ..... ان تینوں نے خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیاں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا تعالیٰ نے اس کو چھری سے سزا دی۔

لیکھرام کے معاملہ میں غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اس شخص کا شدہ ہونے کے لئے اس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر میں بلا تکلف اس کو لے جانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیوں کا چلا جانا۔ ان کا اکیلا رہ جانا۔ عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا۔ اور اپنے پیٹ کو سامنے نکالنا۔ اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا کا ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش اور اس علم کے کہ ہم نے اس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فعل ہیں۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کا جلوہ دکھا رہے ہیں۔

لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۸۷)

اور فرمایا:۔

"لیکھرام کا نشان ایک شمشیر برہنہ کی طرح تھا۔ پانچ سال پیشتر بذریعہ اشتہارات فریقین کی طرف سے یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ اور خود لیکھرام جہاں جاتا اس پیشگوئی کو سناتا۔ اس میں کوئی شرط نہ تھی۔ اور وہ صاف تھی۔ اگر وہ زندہ رہتا تو بیشک قیامت برپا ہو جاتی لیکن یہ تب ہوتا اگر خدا تعالیٰ کی باتیں نہ ہوتیں۔ بے شک پھر انجام رسوائی کے ساتھ ہوتا۔ کیا محمد حسین چپ رہتا؟ اب بھی جب یہ نشان پورا ہو گیا۔ اور لاکھوں انسانوں نے اس پیشگوئی کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ وہ کہتا ہے کہ جماعت کے کسی آدمی نے قتل کر دیا ہوگا۔ افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ مرید کیا خوش اعتقاد ہوگا۔ جو ایسے پیر پر بھی اعتقاد رکھ سکتا ہے جو اسے قتل کی ترغیب دے۔ اور اپنی پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کا معیار قائم کر کے اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے مریدوں کو ناجائز وسائل اختیار کرنے کی تعلیم دے۔ شرم ہے ایسے خیالات پر۔

افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا لیکھرام نے میرے کسی باپ دادا کو قتل کر دیا تھا۔ اس نے میری ذات کو کسی قسم کی تکلیف اور ایذا دی تھی؟ ہاں۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر وہ گستاخانہ حملے کئے اور وہ بے ادبیاں کیں کہ میرا دل کانپ اٹھا۔ اور میرا جگر پارہ پارہ ہو گیا۔ میں نے اس کی بے ادبیوں اور شوخیوں کو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے دل کے ساتھ خدا کے حضور پیش کیا۔ اس لئے ان شوخیوں اور گستاخیوں کے عوض میں اس کی نسبت مجھے یہ پیشگوئی عطا فرمائی۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

حضور اقدسؑ نے لیکھرام کی خواہش پر کہ رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں" تا فیصلہ ہو۔ اور یہ لکھنے پر کہ:

"میں تمہاری پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرما دیا کہ چھ سال کے اندر عذاب شدید میں مبتلا ہوگا۔ اور یہ کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ اس کے بالمقابل لیکھرام نے کہا کہ

"ہمارا الہام کہتا ہے کہ تین سال کے اندر اندر تمہاری نسل منقطع ہو جائے گی اور دنیا میں تمہارا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا۔"

واقعات نے ثابت کر دیا کہ کس کی نسل منقطع ہوئی اور کون دنیا سے نامراد اٹھ گیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انذاری نشان اس لئے دکھائے جاتے ہیں کہ تا لوگ ان پر غور کریں اور تا ہدایت پائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دے۔ اس سے قوت یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو بوسیدہ نہ ہونے دیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

تحریک جدید کیا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک الفاظ میں:۔

"تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

جو جدوجہد آپ پر واجب ہے کیا آپ اس میں حصہ لے رہے ہیں؟

(وکیل المال اوّل)

طفلِ امروز۔ قائدِ فردا

محترم ناظم صاحب اطفال!

اطفال کی تربیت کرنا آپ کی ذمہ داری اور ہم سب کا اخلاقی فرض ہے۔ ع
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• ۔ خاکسار کی بہو عزیزہ تسنیم اختر اہلیہ عزیز ظفر احمد مرزا ۳۰ جنوری ۱۹۸۴ء کو پارچات میں آگ لگنے سے جل گئی تھی ۔ عزیزہ کو فوراً سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں داخل کیا گیا ۔ ۱۴ یوم تک ہر ممکن علاج کیا گیا ۔ مگر افسوس کہ جانبر نہ ہو سکی اور ۱۲ فروری کو پانچ بجے صبح مولائے حقیقی سے جا ملی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

عزیزہ نہایت دیندار ۔ مثالی بیٹی ۔ وفادار بیوی اور بہترین ماں تھی ۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کے معصوم و کم سن بچوں کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔ (بشیر احمد مرزا راجو روی چکرال ۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم)

• ۔ میرے چچا مکرم احمد دین صاحب نمبردار سکنہ چھجو کھیوہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۴ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی ۔ آپ حضرت چوہدری فضل دین صاحب کے بیٹے اور حضرت چوہدری حسن دین صاحب مرحوم درویش قادیان کے چھوٹے بھائی تھے ۔

احباب جماعت سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے ۔ نیز خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔

(ظہور الدین بابر ایم ۔ اے امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین)

• ۔ عزیزم خواجہ مبارک احمد ابن خواجہ عبداللہ جان صاحب مرحوم اور خواجہ میاں نانک دین صاحب سیکھوانی کا پوتا مورخہ ۲۲/۱۲/۱۹۸۴ کو دریائے چناب کے پل پر سکوٹر پر چنیوٹ جاتے ہوئے ٹرک کے ساتھ ٹکر ہو گئی تھی ۔ فوری طور پر ان کو فیصل آباد لے جایا گیا ۔ دماغ پر بہت چوٹ تھی اور بدن پر بھی بہت چوٹیں تھیں ۔ زیادہ خون بھی بہہ گیا تھا ۔ ۲۳/۱۲/۸۴ کو ہسپتال میں ہی فوت ہو گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

بہت ہونہار بچہ تھا ۔ اگلے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے بعد جنازہ پڑھایا اور تعزیت فرمائی ۔ اور شہدا کے قبرستان میں دفن کیا گیا ۔ اور مولوی محمد شریف صاحب قادیانی نے دعا کروائی ۔

احباب جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور ہم سب عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں ۔

(خواجہ محمد احمد عفی عنہ ۔ جڑانوالہ)

• ۔ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ ۲۸ جنوری ۱۹۸۴ء کی شب بقضائے الٰہی راولپنڈی میں وفات پا گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

آپ کی عمر تقریباً ستر سال تھی ۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں ۔

احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(صوبیدار عبدالرزاق خان ورد کراچی ۲)

• ۔ خاکسار کا بھائی عبدالرشید چک ۸۶ ج ب دھول ماجرہ ضلع فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء کو وفات پا گئے ہیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

عبدالرشید صاحب پیدائشی احمدی تھے اور اسد اللہ خان صاحب کے بیٹے تھے بہت ملنسار ہنس مکھ ۔ جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے ۔ تین بچیاں اور ایک بیوہ یادگار چھوڑی ہے ۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اور عبدالرشید صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین ۔

(عبداللطیف صدر جماعت احمدیہ چک ۸۶ ج ب دھول ماجرہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

طور پر غالب آجاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس آخری اور فیصلہ کن مرحلہ میں مخالفین حق کی تعلیوں اور دھمکیوں کے بالمقابل ظاہر ہونے والی اپنی سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝

(الانبیاء آیت ۱۹)

ترجمہ :۔ لیکن ہم تو حق کو باطل پر اٹھا مارتے ہیں اور وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ (یعنی باطل) فوراً ہی بھاگ جاتا ہے اور (اے مخالفین حق) تم پر تمہاری باتوں کی وجہ سے افسوس ہے ۔

ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا ۔ مخالفین حق نے پے در پے شکستیں کھانے کے باوجود ہار نہیں مانی ۔ جب تک کہ بالآخر خدا کے ایک ہی ہاتھ نے ان کی سب تدبیروں کو باطل کر کے نہ رکھ دیا ۔

نصاب امتحان سہ ماہی اوّل ۱۹۸۴ء

انصار اللہ کا سال رواں کا پہلا سہ ماہی امتحان ۲۳ امان ۱۳۶۳ ہش / ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوگا ۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے ۔

۱ ۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۴ ربع سوم و چہارم ۔
۲ ۔ کتاب "انفاق قدسیہ" از ص۱ تا ص۵۰ ۔
۳ ۔ " "بنیادی نصاب" " ص۱ تا ص۷۲ (نیا ایڈیشن)

کتاب "انفاق قدسیہ" مبلغ ۳ روپے میں نظارت اشاعت لٹریچر صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے حسب ضرورت خرید کی جائیں ۔ نیز کتاب بنیادی نصاب دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ سے صرف چھ روپے میں حاصل کی جا سکتی ہے ۔

زعماء کرام مرکزی تعلیمی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار کو شریک کرنے اور باقاعدہ شرکت ہونے کی بار بار تاکید کرتے ہیں ۔ جزاکم اللہ ۔

(قائد تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

والدین متوجہ ہوں

بچوں کی صحیح اور اعلیٰ تربیت والدین کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے اور وہ اس کے لئے ہمہ وقت دعا گو اور کوشاں رہتے ہیں ۔ والدین کی اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مرکز کی طرف سے "وقتاً فوقتاً" بچوں کی تربیت کے لئے مختلف پروگرام بنائے جاتے ہیں ۔ ان پروگراموں سے فائدہ اٹھانا والدین کا فرض ہے ۔ اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک تربیتی کلاس دو ہفتہ کے لئے منعقد کرتی ہے جس میں علاوہ دینی تعلیم کے تربیت کے نقطۂ نگاہ سے بھی پروگرام مرتب کیا جاتا ہے ۔ والدین کو اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اپنے عزیز بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس موقع کو ہاتھ سے ہرگز نہیں جانے دینا چاہیئے ۔

جملہ والدین سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس تربیتی کلاس کے لئے تیار کریں ۔ یہ کلاس انشاء اللہ ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل ایوان محمود میں منعقد ہوگی ۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

مطالبۂ تحریک جدید: "اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں!" قیادت تحریک جدید
انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۸۴

میں نصرت جہاں زوجہ اوصاف احمد صاحب قوم میکن پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلہ رحم شاہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۷/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) گھڑی کلائی مالیتی -/۵۰ روپے
(۲) سلائی مشین مالیتی -/۵۷۵ روپے
(۳) زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۷۰۰ روپے
(۴) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے میں سے -/۳۲۸۰ روپے نقد بصورت کپڑے طلائی وزنی ۱/۴ تولہ خاوند سے وصول کر لیئے ہیں بقایا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۷۲۰ روپے ہے۔
(۵) نقد -/۴۵۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ

نصرت جہاں زوجہ اوصاف احمد صاحب
بمقام کوٹلہ رحم شاہ P.O. جتوئی ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد نمبر ۱ نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ
وصیت نمبر ۱۹۹۵۹
گواہ شد نمبر ۲ اوصاف احمد صاحب خاوند موصیہ

مسل ۲۵۴۸۵

میں میاں حبیب اللہ ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن شیپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ۱۹ کنال بنجر زمین واقع ٹھٹھہ چندو ضلع جھنگ کا ۲/۹ حصہ میرا ہے مالیتی -/۱۴۰۰ روپے کا ۲/۹ حصہ -/۳۱۱ روپے
(۲) ایک کمرہ کا کوارٹر برقبہ تین مرلہ جو دس ہزار روپے میں میرے نام الاٹ ہوا ہے قسط میرے لڑکے ادا کر رہے ہیں مزید دو کمروں کا اضافہ بھی میرے لڑکوں کی آمد سے ہوا ہے مالیتی -/۴۵۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۱ + ۱۸۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الجید

میاں حبیب اللہ کوارٹر نمبر ۱۰۷۶ بلاک ۵ سیکٹر D II گرین ٹاؤن شیپ سکیم لاہور
گواہ شد نمبر ۱ صدر جماعت احمدیہ حلقہ ٹاؤن شیپ لاہور وصیت نمبر ۱۱۳۵۰
گواہ شد نمبر ۲ شمس الدین صاحب وصیت نمبر ۲۴۱۸۵

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

جائزہ ضرور لیتے رہیں

اخبار الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کے لئے احباب کیا کوشش فرما رہے ہیں ازراہ کرم اس کا جائزہ ساتھ ساتھ ضرور لیتے رہیں اور ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کو جلد از جلد پورا کر سکیں۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلانِ نکاح و رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نگہت انور بی۔ اے کا نکاح بہمراہ عزیزم محترم حفیظ الدین صاحب M.S.C ابن مکرم و محترم مولوی عبدالغنی صاحب مرحوم ساکن سمن آباد لاہور مبلغ -/۵۰۰۰ حق مہر پر مورخہ ۱۴/۴/۸۳ کو خاکسار کے مکان پر محترم مولانا منیر الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے پڑھا۔ اور تقریب رخصتانہ مورخہ ۳/۲/۸۴ کو بخیر و خوبی انجام پائی۔ الحمد للہ۔

جملہ احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(محمد انور ملک
۱۳۱۲ لونیاں منڈی۔ صدر لاہور چھاؤنی)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

مکرم منیر احمد صاحب بسمل مبلغ نائیجیریا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید احباب و خواتین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شمولیت اختیار کی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صفِ اوّل

۱۔ ڈاکٹر توقیر احمد	۱۷۵ نیرا
۲۔ عبدالغنی صاحب	۱۳۵ "
۳۔ خالد احمد ظفر صاحب	۱۳۰ "
۴۔ مبارک علی طاہر صاحب	۱۲۵ "
۵۔ محمد رشید جوئیہ صاحب	۱۲۵ "
۶۔ ایم زیڈ منگلا صاحب	۱۲۵ "
۷۔ رفیق احمد فوزی صاحب	۱۲۵ "
۸۔ حبیب احمد صاحب	۱۵۰ "
۹۔ عبدالعزیز اوجیمار صاحب	۱۲۵ "
۱۰۔ سیف اللہ چیمہ صاحب	۱۲۵ "
۱۱۔ مسز " " صاحبہ	۱۲۵ "
۱۲۔ الحاج ایف ایم قریشی صاحب	۱۲۵ "
۱۳۔ محمد احمد انور صاحب	۱۲۵ "
۱۴۔ نذیر احمد صاحب	۱۲۵ "
۱۵۔ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب	۱۲۵

صفِ دوم

۱۔ صالح محمد صاحب	۱۰۵ نیرا
۲۔ منور قیوم صاحب	۶۵ "
۳۔ فضل احمد صاحب	۱۰۰ "
۴۔ مولوی حمید احمد ظفر صاحب	۷۰ "
۵۔ مظفر احمد صاحب	۱۰۰ "
۶۔ تنویر احمد صاحب	۶۵ "
۷۔ جبرائیل اورایل صاحب	۶۵ "
۸۔ الحاج ایم ایس حبیب صاحب	۶۵ "
۹۔ مسز عبدالغنی صاحب	۶۵ "
۱۰۔ صوالح بیگ صاحب	۶۵ "
۱۱۔ سلیمان اوکاگبو صاحب	۶۵ "

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

سب انصار بھائی عشرہ اصلاح و ارشاد (۸ تا ۱۷ مارچ) کے انفرادی اجتماعی پروگراموں میں ضرور شامل ہوں

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے تحت تحریک برائے وقفِ عارضی

ہندوؤں میں وقفِ جدید کے تحت رشد و اصلاح کا کام ہو رہا ہے اس کے نتیجہ میں ان کی اسلام کی طرف متوجہ ہونے کی جو غیر معمولی رَو چلی ہے اس کے بارہ میں احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اخبار الفضل ۲۴ فروری ۱۹۸۴ء میں پڑھ لیا ہوگا۔ اب داعی الی اللہ کے اس کام کو تقویت دینے اور اس سارے علاقہ میں اسلام پھیلانے کے لئے مستقل وقف اور وقفِ عارضی کے تحت وقف کی ایسی روح رکھنے والے واقفین کی جو اپنے آپ میں ان کٹھن اور صبر آزما حالات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ اور عزم رکھتے ہوں۔ جن کا حضور نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا ہے۔ فوری ضرورت ہے اس لئے احباب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ اس تحریک میں مستقل وقف کے لئے دفتر وقفِ جدید میں اور وقفِ عارضی کے تحت دفتر وقفِ عارضی میں اپنے نام پیش کریں۔ وقف کرتے وقت یہ بھی لکھیں کہ ان کو اس خاص علاقہ میں بھجوایا جائے۔

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کام کے لئے ڈاکٹرز رجسٹرڈ حکیم ڈسپنسرز۔ تاجران کسی نہ کسی فن میں مہارت رکھنے والے۔ تعلیم و تدریس میں تجربہ رکھنے والے (ترجیحاً سندھی زبان میں) اور ریٹائرڈ احباب کو خاص طور پر اپنا نام پیش کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ وہاں جا کر غریب اور دکھی انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے ان کے عملی نمونہ سے جو رشد و اصلاح کا کام ہوگا۔ امید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہت اچھے نتائج پیدا فرمائے گا۔ وہاں کے مخصوص حالات اور ذرائع آمد و رفت کی کمی کے پیشِ نظر بہتر ہے کہ احباب کم از کم ایک ماہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں تاکہ ان کے کام کے اچھے نتائج پیدا ہو سکیں۔ اور وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ دعائیں لے کر ثواب دارین حاصل کر سکیں۔

(نائب ناظم ارشاد۔ وقفِ جدید۔ صدر انجمن احمدیہ)

وٹرنری ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کے لیے

امراء کرام و مربیان کرام کی خدمت میں گزارش!

جملہ احباب جماعت اور خصوصاً وٹرنری ڈاکٹرز اس امر سے بذریعہ الفضل آگاہ ہو چکے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وٹرنری ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے عہدیداروں کی منظوری عطا فرما چکے ہیں بہت سے ڈاکٹروں کی طرف سے اس میں شمولیت کی اطلاع مل چکی ہے۔ تاہم اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے ڈاکٹر احباب سے جنہوں نے ابھی تک رابطہ نہیں کیا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے درج ذیل کوائف سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

جملہ امراء صاحبان اور مربیان سلسلہ کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں خاکسار کی اس گزارش کو وٹرنری ڈاکٹرز تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(۱) نام اور پتہ (۲) عمر (۳) تعلیمی کوائف (۴) کس سال ڈگری حاصل کی (۵) تجربہ (۶) اس وقت کیا کام کر رہے ہیں۔

(غلام مصطفیٰ خان صدر دارالحمد احمدیہ وٹرنری ایسوسی ایشن
۱۸/۷ دارالصدر غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے (حدیث النبیؐ)

تقریبِ شادی

• عزیزم خلیل احمد صاحب سولنگی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ابن محترم الحاج نصیر احمد صاحب سولنگی پروپرائیٹر نصیر الیکٹرک سٹور کی تقریب شادی خانہ آبادی بہمراہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت محترم شیخ عبد الماجد صاحب آف لاہور مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء عمل میں آئی۔

ان کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۳ ستمبر ۸۳ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں کیا تھا۔ ۱۶ دسمبر کو صبح گوجرانوالہ سے بارات دعا کے ساتھ لاہور روانہ ہوئی اور اسی دن شام پانچ بجے تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۷ دسمبر کو محترم الحاج نصیر احمد صاحب سولنگی نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں احباب جماعت اور دیگر معززین شہر نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محترم خلیل احمد صاحب سولنگی محترم ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی کے پوتے ہیں اور محترمہ امۃ العزیز صاحبہ محترم مکرم شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگرمل) مربی سلسلہ کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری) ظفر اللہ خان امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

گمشدہ شہتیر

خاکسار کے گھر کے سامنے سے ۳ جنوری کو لکڑی کے دو شہتیر کوئی غلطی سے لے گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کے بارہ میں علم ہو تو خاکسار کو اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مبارک احمد راجہ فون ۴۱۴
نزد مسجد انوار دارالصدر شمالی)

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے
کیور ویٹو وٹرنری گائیڈ
کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

حیرت انگیز رعایت

آپ کو یقین نہ آئے گا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم بالکل نیا، انتہائی خوبصورت اور بہترین معیار کا ٹینٹ سروس کا سامان مہیا کرنے کے باوجود آپ کو اتنی زبردست رعایت دیں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

سوزوکی کرایہ پر دستیاب ہے

ایک دفعہ تشریف لائیے۔ آپ کو خود یقین آ جائیگا:

شاہ جی ٹینٹ سروس

کالج روڈ۔ اقصیٰ چوک ربوہ

• سید ظہور احمد شاہ
• سید ایاز حسین شاہ
• پسران سید اقبال حسین شاہ
رشاد حمید ناصر